محمد یوسف نعیم

اسلام انسان کا سب سے بڑا دوست

۲۲اپریل ۲۰۰۸ء کو ظہر اور عصر کے درمیانے وقت کی بات ہے جب ٹریڈ اسکوائر (ریگل کراچی ۔صدر) کی ساتویں منزل سے بذریعہ لفٹ گراؤنڈ فلور کے لئے میں سوار ہوا تو پہلے سے لفٹ میں تقریباً ۱۳سال کے لگ بھگ ایک بچہ تھا جس نے بیڑی کی تھیلی کھولی ہوئی تھی اور تھوڑی سی بیڑی لے کروہ گولی بنا کر منہ میں رکھنے والا تھا میں نے کہا بھئی یہ کیا کر رہے ہو تو کہنے لگا بس ایسے ہی میں نے کہا اس کے علاوہ کیا کھاتے ہو؟ تو اس نے جواباً کافی چیزیں گنوا دیں ان میں گٹکے کا بھی ذکر بد تھا۔

بڑی حیرانگی ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے اتنی چھوٹی سی عمر میں یہ چیزیں کھانے والے بچے کو پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ پھر توجہ اس طرف چل نکلی کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہوگا؟ تو ذہن میں درج ذیل باتیں آئیں مثلاً

(۱) ہوسکتا ہے بچے کے گھر میں ان چیزوں کا رواج ہو۔

(۲) ہوسکتا ہے ان کے گھر میں تو ان چیزوں کا استعمال نہ ہو مگر اس کے سنگتی ساتھی ان چیزوں کا استعمال کرتے ہوں۔

(۳) ہوسکتا ہے اس بچے کے گلی محلے کے لڑکوں میں تو یہ چیزیں نہ ہوں مگر جہاں یہ بچہ کام کرتا ہو اس کے رفیق کاران فضولیات کے عادی ہوں۔ گویا کہ ذہن میں ایک مفروضہ جائے دوسرا آئے

۔بہر حال یہ پیسے' وقت اور صحت بہ یک وقت تینوں چیزوں کا ضیاع ہے۔بعض لوگ ان چیزوں کو ذہنی تسکین کے حصول کا ذریعہ بھی سمجھتے ہیں۔حالانکہ ذہنی اور قلبی سکون کا ذریعہ اور بھی چیزیں ہیں اوران سے پیسہ اور صحت برباد بھی نہیں ہوتے مثلاً

(۱)اللہ کا ذکر

(۲) نماز میں مشغولیت

(۳) کسی مناسب تفریحی مقام کی سیر

(۴) کسی اچھے دوست سے ملاقات

(۵) کسی خیر خواہ سے بے چینی دور کرنے کے لئے مشاورت

(٦) طبی معائنہ

جہاں تک خلیل یعنی دوست کی بات ہے تو اچھے دوست وہ ہوتے ہیں جو دوست کے دین' جان آبرو اور مال کے بھی خیر خواہ ہوں اور جس دوست میں دوست کے لئے یہ چاروں باتیں نہ ہوں وہ دوست نہیں کچھ اور ہے اسے سمجھئے اسی طرح کچھ لوگ دوست تو نہیں ہوتے مگر دوست لگتے ہیں یہ ہوتے ہیں انسان دوست جو اعلیٰ درجے کی انسانی ہمدردی سے سرشار ہوتے ہیں۔

بہر حال اگر آپ ایسے نشئی بچوں کے لئے کچھ نصیحت آموز جملے کہہ دیں نشے کی قباحت پر ۲/الفاظ کہہ دیں نشے سے لاحق ہونے والے چند امراض مثلاً کینسر' سانس کا مرض پھیپھڑوں کا مرض وغیرہ تو

شاید کہ اتر جائے اس کے دل میں تیری بات

دیکھئے جس طرح اسکولوں میں بچہ اسکول لائبریریوں میں بچہ لائبریری اسی طرح

جیلوں میں بچہ جیل بھی ہوتی ہے۔ جس طرح بیماریوں میں قبض کوام الامراض کہتے ہیں اسی طرح نشہ بھی اُمُ الجرائم کہلاتا ہے لہٰذا جو بچے نشے سے باز نہیں آتے وہ نشے کے ساتھ اور بھی بہت سارے جرائم کر بیٹھتے ہیں جن کے باعث بچے کی آزادی سلب کر لی جاتی ہے اور اسے سلاخوں والے کمرے میں بند کر کے باہر سے تالا لگا دیا جاتا ہے۔ پھر دوست بھی ساتھ نہیں دیتے بہن بھائی بھی ساتھ نہیں ہوتے ماں باپ ماموں خالو نانا دادا کوئی بھی ساتھ نہیں ہوتا۔

پنجابی میں کہتے ہیں ''سوہتھ رسہ تے سرے تے گنڈھ''

یعنی سو باتوں کی ایک ہی بات۔ کہ نشہ چھوڑ دوسری مصیبتوں پریشانیوں سے بچ جاؤ گے۔

حیرت کی بات ہے کہ اسلام کتنا بڑا انسان دوست دین ہے اور کتنا بڑا خیر خواہ ہے کہ جس کی تعلیم ہی سراسر نصیحت ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے الدین النصیحة دین خیر خواہی ہے

باقی مفلس کون ہے......؟

قارئین کرام! مذکورہ بالا حدیث سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ حقوق اللہ کی ادائیگی کا التزام یعنی نماز، روزہ کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی وغیرہ کا اہتمام یقیناً مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا خیال رکھنا اور اخلاقیات کا اہتمام اور معاملات میں درستی بھی نہایت لازمی ہے۔ نجات اسی شخص کی ہوگی جو بیک وقت اللہ کے حقوق کی ادائیگی کا التزام بھی کرتا ہے اور بندوں کے حقوق بھی صحیح طور پر ادا کرتا ہے۔ اگر ایک آدمی اللہ کے حقوق ادا کرتا ہے' لیکن اللہ کے بندوں کے ساتھ اس کا رویہ ظالمانہ ہے' جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہے۔ کسی کو قتل کیا ہے' کسی کا مال کھایا ہے' کسی پر ناحق تہمت لگا کر اس کو معاشرہ میں بدنام کر دیا' کسی کو گالی دی اور کسی پر ناحق تشدد کیا تو قیامت کے دن ایسے انسان کی تمام نیکیاں لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اگر پھر بھی حق کی تلافی نہ ہوئی تو پھر مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے اب اس ظالم کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی' جس کی وجہ سے جنت میں داخل ہو سکے۔ بلکہ گناہوں کا جو بوجھ اس کے سر پر ہوگا' جس کی بناء پر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

معلوم ہوا کہ مفلس انسان وہ ہے جس کے پاس قیامت کے دن کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی۔ جس کی وجہ سے وہ جنت میں جانے کا مستحق ہو۔ لہٰذا ہمیں دنیا میں ہی اللہ کے حقوق کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق اور ان کے معاملات درست رکھنے چاہیے۔ تاکہ ہماری نیکیاں محفوظ رہ سکیں۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حقوق اور دیگر بندوں کے حقوق صحیح طریقے پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)